مدینۃ المسیح

لاہور ۲۴ ماہ تبلیغ - آج گیارہ بجے رات فون کے ذریعہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے - اور حضور نے فرمایا ہے - کہ

اُمِّ طاہر کی حالت دعا کی مستحق ہے

جماعت کے مرد اور عورتیں خصوصیت سے اُن کی صحت کے لئے دعا کریں -

قادیان ۲۴ ماہ تبلیغ - آج ظہر کی نماز کے وقت سب مساجد میں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی گئی -

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب آج لاہور تشریف لے گئے ہیں حضرت میر صاحب کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہیں - احباب صحت کے لئے دعا کریں -

جلد ۳۲ | ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | یکم ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۶ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۴۷

روزنامہ الفضل قادیان — یکم ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

قادیان کے قافلہ کا سفر ہوشیار پور

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا اعلان کرنے کے لئے جو جلسہ تجویز ہوا اس میں شمولیت کے لئے قادیان سے ۱۹ فروری کو شام کی گاڑی سے ایک قافلہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی امارت میں روانہ ہوا۔ اس سفر کے لئے بڑی کوشش اور سعی سے صرف ایک تیسرے درجہ کی بوگی ریزرو کرائی جا سکی۔ جو مسافروں کی تعداد کے لحاظ سے بالکل ناکافی تھی۔ اور اس میں صرف اُن اصحاب کو بمشکل جگہ مل سکی۔ جو آمد و رفت کا کرایہ منتظمین کے پاس پیشگی جمع کرا چکے تھے۔ باقی اصحاب دوسرے ڈبوں میں سوار ہوئے۔ اس قافلہ کے امیر حضرت میر محمد اسحاق صاحب تھے۔ جنہوں نے روانگی سے قبل ضروری ہدایات پر مشتمل ایک ہینڈ بل چھپوا کر جانے والوں میں تقسیم کرا دیا۔ جس میں لکھا تھا۔

چند معروضات

اگر خدائے بزرگ و توانا کی مرضی مبارک ہوئی۔ تو قادیان دار الامان سے بروز ہفتہ مورخہ ۱۹ تبلیغ ۲۳ کو شام ۶ بجے کی گاڑی سے جلسہ ہوشیار پور میں شمولیت کے لئے ایک احمدی قافلہ روانہ ہوگا۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے جو اس مہم کے افسر اعلیٰ ہیں۔ خاکسار کو قافلہ کا خادم مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے یہ خادم اہل قافلہ کی خدمت میں چند ضروری امور پیش کرنا چاہتا ہے۔ جو یہ ہیں:۔

(۱) اگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ریزرو گاڑی کا انتظام ہوگیا۔ تو ہر ڈبہ میں صرف اتنے مسافر بٹھائے جائیں گے۔ جتنے ریلوے قوانین کے مطابق بٹھائے جا سکتے ہیں۔ ورنہ وقت پر مناسب طریق اختیار کیا جائیگا۔ (۲) ریزرو ہونے کی صورت میں ہر مسافر ہر ڈبے میں نہیں بیٹھ سکتا۔ بلکہ میرے مقرر کردہ منتظمین کی ہدایات کے ماتحت بیٹھنا ہوگا۔ (۳) جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ نہایت ضروری ہوگا۔ کہ قادیان سے روانگی کے وقت سے ہی تمام اہل قافلہ کو خاموشی، متانت، خشوع خضوع اور دعاؤں میں لگے رہنے کی عادت سے متصف ہو جانا ضروری ہے۔ قادیان سے روانہ ہو کر صرف امرتسر پہنچنے پر گاڑی سے باہر نکلا جا سکیگا ہے۔ امرتسر انشاء اللہ مغرب و عشا کی نماز باجماعت ہوگی اگر کوئی شخص نماز باجماعت ہی غیر حاضر رہا۔ تو اُسے امرتسر سے آگے جانیکی اجازت نہ ہوگی۔ اسی طرح نماز تہجد کا بھی انتظام ہوگا۔ اور نماز فجر باجماعت کا بھی۔ راستہ میں کسی شخص کو نعرے لگانے یا اشعار پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی ہر ڈبہ میں ایک ایک شخص امیر ہوگا اسکی اطاعت ضروری ہوگی۔ کھانا کھا کر دوست قادیان سے روانہ ہوں، یا اپنے ہمراہ کھانا لیجائیں۔ کھانے کا انتظام مرکز کی طرف سے نہ ہوگا۔ چونکہ گاڑی میں ہی غالباً ساری رات بسر ہوگی۔ اس لئے گاڑی میں بستر بچھانے کی گنجائش نہ ہوگی۔ بدیں وجہ دوست کافی گرم کپڑا اوڑھ کر بیٹھیں۔ جو شخص کسی قسم کی ناشائستہ حرکت کا مرتکب ہوگا۔ علاوہ اس کے کہ وہ گاڑی سے فوراً کسی سٹیشن پر اتار دیا جائے گا۔ اس کا معاملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا۔

غرض یہ سفر نہایت تہذیب، متانت، شرافت، تقویٰ اور خشوع خضوع کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اس موقعہ پر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر مطلق خدا تو ہمیں دنیا داروں فیشن پرستوں اور ظاہر پرستوں کی طرح تمام خرابیوں سے بچا کر اس طرح اس سفر پر لے جا کہ تیری نظر میں عام لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ہم فرشتوں کی ایک جماعت ہوں۔ جو محض تیری تسبیح و تہلیل کا پانی پیتے ہوئے اور تیری تحمید و تقدیس کی غذا کھاتے ہوئے اور تیری تحمید و تکبیر کی ہوا میں سانس لیتے ہوئے قادیان سے ہوشیار پور اور ہوشیار پور سے قادیان کا سفر کریں۔ آمین یا رب العالمین

سید محمد اسحاق خادم قافلہ ہوشیار پور

قادیان سے جالندھر

راستہ میں جو اور دوست سوار ہوتے گئے۔ انہیں بھی یہ ہدایت نامہ دے دیا جاتا۔ اس قافلہ میں جو قریباً ڈھائی سو افراد پر مشتمل تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب بھی شامل تھے۔ جب گاڑی روانہ ہوئی۔ تو سب نے مل کر دعا کی۔ امرتسر کے سٹیشن پر اور بھی بہت سے اصحاب شریک قافلہ ہو گئے۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر اذان کہی گئی۔ اور دونوں نمازیں جمع کر کے حضرت میر صاحب نے پڑھائیں۔ گیارہ بجے کے قریب ڈیرہ دون پسنجر کے ساتھ ریزرو بوگی لگائی گئی۔ اور دوسرے اصحاب نے گاڑی میں سوار ہونیکی کوشش کی۔ لیکن باوجود انتہائی کوشش کے اُن میں سے بہت سے رہ گئے۔ اور وہ دوسری گاڑی سے جالندھر پہنچے۔ جالندھر شہر کے سٹیشن پر گاڑی ڈیڑھ بجے کے قریب پہنچی۔ اور بقیہ رات سٹیشن پر گاڑیوں میں اور پلیٹ فارم پر گزاری گئی۔ سخت سردی میں زمین پر یا گاڑیوں کے تنگ تختوں پر عمر رسیدہ اور بزرگ اصحاب کا رات گزارنا اگرچہ کٹھن بات تھی۔ لیکن ہر خورد و کلاں اور ہر بوڑھا و جوان کچھ ایسے سرور اور لذت میں مست تھا۔ کہ کسی تکلیف کا خیال تک نہ تھا۔ سحری کے وقت اکثر لوگ خود بخود تہجد کی نماز کے لئے اُٹھے۔ اور جو نہ اُٹھ سکے۔ ان کو جگا دیا گیا۔ صبح کی اذان پلیٹ فارم پر دی گئی۔ اور نماز باجماعت حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے پڑھائی۔

جالندھر سے ہوشیار پور

سات بجے کے قریب گاڑی ہوشیار پور کے لئے روانہ ہوئی۔ اس وقت تک وہ اصحاب بھی پہنچ چکے تھے۔ جو امرتسر کے سٹیشن پر قافلہ کے ساتھ آنے سے رہ گئے تھے۔ بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے احباب جو لاہور کی طرف سے آئے تھے نیز دہلی کی طرف سے آنے والے بھی۔ ۹ بجے کے قریب گاڑی ہوشیار پور کے سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی قیادت میں بعض وہ اصحاب موجود تھے۔ جو پہلے سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

سٹیشن پر سے پانچ پانچ کی قطار میں قافلہ روانہ ہوا۔ اور جائے قیام تک جو شہر کے درمیان گرلز سکول کی عمارت تھی۔ اسی ترتیب سے گیا۔

ہوشیارپور میں

وہاں پہونچ کر حضرت میر صاحب نے موقعہ کے لحاظ سے مختصر تقریر فرمائی۔ اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب انتظامات جلسہ اور مقام دعا کا ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ چونکہ ایک ہی روز قبل بارش ہو چکی تھی۔ اس لئے گنک منڈی کے وسیع احاطہ میں (جسے جلسہ کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ اور جو اس مکان کے قرب کی وجہ سے جس میں ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چلہ کشی فرمائی تھی بہترین جگہ تھی۔) کئی جگہ کیچڑ تھی۔ جس پر مٹی ڈالی جارہی تھی۔ لیکن جس رفتار سے کام ہو رہا تھا اسے کافی خیال نہ کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے زیادہ سرگرمی سے کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور امداد دینے کیلئے جتنے آدمیوں کی ضرورت کام کرانے والوں نے سمجھی وہ قادیان سے آنے والے قافلہ میں سے بھجوا دیئے۔ میونسپلٹی کے ملازمین کے علاوہ ہمارے ملک نادر خان صاحب افسر مال لدھیانہ اور میجر حبیب اللہ خانصاحب نے بھی ہر قسم کا انتظام مکمل کرنے میں پوری سرگرمی دکھائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری سے قبل خدا تعالیٰ کے فضل سے سب انتظامات مکمل ہو گئے۔ ایک بجے کی گاڑی سے قادیان کا دوسرا قافلہ جو مولوی ابو العطاء صاحب کی قیادت میں ۲۰ فروری کی صبح کو قادیان سے روانہ ہوا تھا پہونچ گیا۔ اور بآسانی جلسہ میں شریک ہو گیا۔ جلسہ کی روئداد اور دوسرے کوائف پہلے شائع کئے جاچکے ہیں۔

واپسی

جلسہ ختم ہونے کے بعد احباب نے کھانا کھایا۔ اور پھر سٹیشن پر آگئے۔ جہاں اذان کہی گئی۔ اور مغرب وعشاء کی نمازیں حضرت میر صاحب نے پڑھائیں۔ رات بسر کرنے کے لئے سوائے گاڑی اور سٹیشن کے چھوٹے سے برآمدہ کے اور کوئی جگہ نہ تھی۔ اور احباب بہت زیادہ تعداد میں تھے۔ تاہم جس طرح بھی ہو سکا رات بسر کی گئی۔ اور صبح پانچ بجے ہوشیارپور سے گاڑی روانہ ہوئی۔ صبح کی نماز چھاؤنی جالندھر کے سٹیشن پر پڑھی گئی اور ڈیڑھ بجے کی گاڑی سے قافلہ قادیان پہنچ گیا۔

قافلہ اور امیر قافلہ

دوران سفر میں قافلہ کے ہر ایک فرد نے امیر قافلہ کی ہدایات کی پوری پوری پابندی کی۔ اور کسی موقعہ پر کسی قسم کی کوئی معمولی سی شکایت بھی کسی فرد کے متعلق پیدا نہ ہوئی۔ حضرت امیر قافلہ کا انتظام ہر پہلو سے اتنا مکمل اور ایسا اعلیٰ تھا۔ کہ ان کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی۔ آپ کو قافلہ کے ایک ایک فرد کا خیال تھا۔ ہر قسم کی ضروریات کا انتظام کرنے اور قافلہ کو ہر ممکن آرام پہنچانے کے لئے آپ بذات خود مصروف عمل رہے۔ دونوں راتیں جو سفر میں آئیں۔ ان میں سب کے سونے کا انتظام کرنے کے بعد آپ سوتے۔ اور سب سے پہلے جاگ کر پھر انتظام میں مصروف ہو جاتے۔ افراد قافلہ کی چھوٹی چھوٹی ضروریات حتیٰ کہ وضو کے لئے پانی تک کا انتظام اپنے سامنے کراتے رہے۔

تسبیح و تحمید

جاتے وقت تمام سفر میں اور پھر ہوشیارپور میں جتنا وقت صرف ہوا اس میں ہر احمدی کی زبان تسبیح و تحمید و ذکر الٰہی سے تر رہی۔ ان کے اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے میں خاص وقار پایا جاتا تھا۔ یہ دو اڑھائی ہزار افراد کا مجمع ایک ایسے مقام پر جہاں جذبات میں ہیجان پیدا ہو جانا۔ اور ربودگی کی حالت طاری ہو جانا لازمی بات تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اس قدر ضبط اور نظم میں رہا۔ کہ اس پر انسانوں کی بجائے فرشتوں کا گمان ہوتا خاص طور پر اجازت حاصل کر کے بعض جوان اور بچے بھی شریک ہوئے۔ لیکن ان پر بھی ایسا اثر تھا۔ کہ بڑوں کی طرح سنجیدہ اور متین نظر آتے تھے۔ اس متانت اور سنجیدگی کے عالم کا نہایت عمدہ اثر نہ صرف ہر احمدی اپنے دل میں محسوس کرتا۔ اور تسبیح و تحمید کے نتیجہ میں برکات سماوی کا نزول دیکھتا۔ بلکہ دوسرے لوگوں پر بھی بڑا اثر تھا۔ اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ چشم فلک نے اتنا بڑا ایسا مجمع اس زمانہ میں کہیں نہ دیکھا ہوگا۔ اس میں شامل ہونے والے گھروں سے دعا کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے۔ حمد کرتے ہوئے اور ذکر کرتے ہوئے نکلے۔ تمام راستے وہ ایسا ہی کرتے گئے۔ اور منزل مقصود پر پہنچ کر بھی ان کا یہی شغل رہا۔ انہوں نے کلی طور پر خموشی وقار، متانت اور خشیت اللہ کے ساتھ جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ اور سب وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گزارا۔

بارگاہ الٰہی میں التجا

غرض ہر اس احمدی نے جو ہوشیارپور کے جلسہ میں شریک ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ ہدایات پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ لیکن انسان چونکہ ضعیف البنیان ہے۔ اس لئے نہایت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں التجا ہے کہ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا الٰہی تو محض اپنے فضل سے ہم سب کے اس عمل کو قبول فرما۔ اور اس کے برکات ہم پر اور ہماری اولادوں پر نازل کر۔ آمین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی حالت دعا کی مستحق ہے

قادیان ۲۴ فروری۔ آج رات کے گیارہ بجے بذریعہ فون لاہور سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد موصول ہوا۔ کہ

ام طاہر کی حالت دعا کی مستحق ہے

احباب جماعت نہایت الحشوع و خضوع سے دعائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ایدہ موصوفہ کو محض اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے۔

روئداد جلسہ ہوشیارپور کے متعلق ایک ضروری تشریح کا آخری حصہ

گذشتہ پرچہ میں صفحہ ۲ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کی آخری سطر جو حاشیہ پر تھی کاپی جوڑتے وقت کاتب نے بے احتیاطی سے اڑا دی۔ اور اس طرح مضمون نامکمل رہ گیا۔ ذیل میں آخری فقرہ مکمل طور پر درج کیا جاتا ہے۔ "وہ دوست اور بھی زیادہ خوش قسمت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والے مقدس کمرے کے اندر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ساتھ خاص دعا کا موقعہ حاصل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان" افسوس کہ خط کشیدہ الفاظ شائع ہونے سے رہ گئے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) سید عمر شاہ صاحب قادیان کے پیٹ کا اپریشن امرتسر میں ہوا ہے۔ (۲) شیخ فضل محمد صاحب موگا کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں (۳) عبد الحی صاحب دوکاندار قادیان کے والد صاحب اور ہمشیرہ بیمار رہتی (۴) بیگم صاحبہ مسعود احمد صاحب رشید شجاع آباد سے اپنے بال بچوں کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے (۵) ملک ظہور احمد صاحب احمدی ہمبڑ یالوی بیمار ہیں (۶) شیخ عبد اللطیف صاحب کی خالہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۷) چودھری محمد شریف صاحب ساکن دیال گڑھ ٹی بی میں مبتلا ہیں۔ اور امرتسر میں زیر علاج ہیں (۸) محمد یوسف صاحب محاذ جنگ پر ہیں (۹) بابو عبد الرحمٰن صاحب سکنہ ڈسکہ کا بچہ بیمار ہے۔ (۱۰) اہلیہ صاحبہ مولوی غلام رسول صاحب آف جانگریاں بیمار ہیں۔ سب کے مقاصد پورے ہونے کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نشان رحمت کے پورے ہونیکا اعلان ہوشیارپور میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہوشیارپور میں جلسہ کے متعلق جو اعلان فرمایا تھا۔ کہ "اس جلسہ کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ جس جگہ دنیوی حالات کے خلاف ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رحمت کے نشان کی خبر دی تھی۔ جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اسی جگہ آج یہ اعلان کیا جائے۔ کہ وہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوگئی ہے"۔

اس کے مطابق خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور کے اس مکان کے سامنے جس میں ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۴۰ روز تک چلہ کشی فرمائی تھی۔ اور جہاں آپ کو مصلح موعود کی عظیم الشان بشارت دی گئی تھی۔ ایک وسیع میدان میں جلسہ منعقد کیا گیا جو اپنی شان اور نوعیت اور روحانی اثر کے لحاظ سے ایک خاص جلسہ تھا۔ قادیان اور دوسرے مقامات سے قریباً دو اڑھائی ہزار احمدی پہونچ چکے تھے۔ جن کی ہر حرکت و سکون سے خاص وقار اور خشیت اللہ کا اظہار ہوتا تھا۔ تسبیح و تحمید ان کی زبانوں پر تھی۔ متانت و سنجیدگی کے پیکر معلوم ہوتے تھے۔ خشوع و خضوع ان کے چہروں سے نمایاں تھا۔

۲۰ فروری کو صبح کی گاڑی سے قادیان کا قافلہ ہوشیارپور کے سٹیشن پر پہنچا۔ جس میں امرتسر اور دوسرے سٹیشنوں سے مختلف مقامات سے تشریف لانے والے احباب کا اضافہ ہوتا گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد ایک بجے کے قریب احباب جلسہ گاہ میں جمع ہوگئے۔ جو کہ مذکورہ مکان کے وسیع میدان میں بنائی گئی تھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پونے دو بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ موٹر سے اترتے ہی جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ جن دوستوں نے کھانا کھانا ہو وہ کھالیں۔ اور جنہیں وضو کرنا ہے کرلیں تاکہ نمازیں پڑھی جائیں۔

فہرست صحابہ

پھر حضور نے کمرہ کے اندر دعا کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان صحابہ کے نام دریافت فرمائے جنہوں نے ۱۹۰۰ء تک بیعت کی تھی۔ اور اس موقعہ پر موجود تھے ان کی فہرست مرتب کی گئی۔ اور یہ بھی اعلان کیا گیا۔ کہ ان قدیم صحابہ کے علاوہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ناظر صاحبان جماعت احمدیہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چلہ کشی والے کمرہ کے اندر جاکر دعا کریں گے۔

جلسہ

حسب پروگرام ۲ بجے جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے کی۔ اور پھر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر ہوشیارپور کے مختصر حالات بیان کئے۔ جس میں ان کے پھوپھا حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھے۔ اور پھر اسی سفر میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ نے وہ اشتہار شائع فرمایا جس میں مصلح موعود کی پیشگوئی درج فرمائی۔

جناب مولوی صاحب نے اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے اس مکان کی طرف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلہ کشی کی تھی۔ اور جو جلسہ گاہ کے بالکل پاس اور سامنے تھا ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس مکان میں جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں۔ اور جو اس زمانہ میں شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کا طویلہ کہلاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے عظیم الشان بشارت پاکر یہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو لکھا۔ اور شائع فرمایا۔ پھر جناب درد صاحب نے وہ اشتہار پڑھ کر سنایا

رقت کا عالم

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے باآواز بلند قرآن کریم کی بعض دعائیں نہایت رقت اور خشوع و خضوع سے پڑھیں۔ اس وقت تمام مجمع میں نہایت درجہ رقت اور گریہ وزاری کا عالم تھا۔ اس کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ جو مفصل انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی۔ فی الحال اس کا خلاصہ احباب کی خاطر دوسری جگہ پیش کیا گیا ہے۔ ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور نے تقریر ختم فرمائی۔

احمدیت دنیا کے کناروں تک

اس کے بعد یہ بتانے کے لئے کہ خدا تعالےٰ کا یہ کلام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۱۸۸۶ء میں اسی ہوشیارپور میں نازل ہوا۔ اور جسے موٹے حروف میں لکھ کر جلسہ گاہ میں نمایاں جگہ لگا دیا گیا تھا کہ "خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیگا" اور مصلح موعود کے متعلق کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ اس وقت تک کسطرح پورا ہو چکا ہے۔ جہاں جہاں احمدیت کی تبلیغ پہونچ چکی ہے۔ ان ممالک کا مختصر ذکر حسب ذیل اصحاب نے کیا۔

(۱) جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے انگلستان (۲) جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے جرمنی (۳) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہنگری (۴) جناب مولوی محمد الدین صاحب امریکہ (۵) انچارج صاحب تحریک جدید بجائے مولوی محمد الدین صاحب ایڈمن ٹائن (جنوبی امریکہ) (۶) مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری بجائے مولوی محمد دین صاحب یوگوسلاویہ والبانیہ (۷) انچارج صاحب تحریک جدید برائے مبلغ پولینڈ و زیکوسلوویکیہ (۸) مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سیرالیون گولڈ کوسٹ و نائیجریا (۹) مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مصر (۱۰) جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ برائے شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مشرقی افریقہ (۱۱) مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے ماریشس (۱۲) مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری فلسطین (۱۳) جناب سید زین العابدین صاحب شام (۱۴) مولوی ظہور حسین صاحب روس (۱۵) مولوی عبداللطیف صاحب حکیم برائے محمد رفیق صاحب مرحوم کاشغر (۱۶) بابو فقیر علی صاحب برائے شہزادہ عبدالمجید صاحب شہید ایران (۱۷) عبدالاحد خان صاحب افغان کابل (۱۸) محمد زہدی صاحب سٹریٹ سٹلمنٹ (۱۹) انچارج صاحب تحریک جدید برائے ملک عزیز احمد صاحب بی۔ اے سماٹرا و جاوا (۲۰) سید شاہ محمد صاحب جاوا (۲۱) مولوی غلام حسین صاحب ایاز جزیرہ کلاپا (۲۲) جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ برائے مولوی رحمت علی صاحب و مولوی محمد صادق صاحب سماٹرا (۲۳) مولوی عبدالواحد صاحب چین (۲۴) صوفی عبدالقدیر صاحب جاپان

جن جن ممالک میں تبلیغ اسلام و اشاعت احمدیت کا ذکر ان اصحاب نے کیا۔ ان کے نام جلی حروف میں لکھے ہوئے اس وقت جلسہ میں نمایاں کئے جاتے جب ان کا ذکر کیا جاتا۔

مقدس کمرہ میں

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مختصر اختتامی تقریر فرمائی (یہ تقریر بھی انشاء اللہ مکمل شائع کی جائیگی) اور احباب جماعت کو واپس جانے کی اجازت دی۔ پھر حضور اس مکان میں تشریف لے گئے جس کے ایک حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں چلہ کشی فرمائی تھی۔ اب یہ جگہ ایک معزز ہندو جناب سیٹھ ہرکشن داس صاحب کی ملکیت ہے۔ جنہوں نے اسے شیخ مہر علی صاحب سے خرید کر اس پر ایک شاندار مکان تعمیر کیا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس مکان کے بالائی حصہ پر سبز رنگ کیا گیا ہے اور اس طرح اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس سبز اشتہار سے ایک نسبت پیدا ہوگئی ہے جو آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع فرمایا۔ جس میں ہوشیارپور سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔ اس کی مزید تشریح اور وضاحت فرمائی۔ اس وقت وہ جگہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فروکش ہوئے تھے

اور جو بالاخانہ تھا۔ اپنی پہلی شکل میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اسی موقعہ پر یعنی انہی بنیادوں پر ایک کمرہ ۱۱ × ½۱۱ تعمیر شدہ ہے جہاں جناب سیٹھ صاحب موصوف نے بڑی خوشی کے ساتھ دعا کرنے کی اجازت دی۔ بلکہ جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے ذریعہ خواہش کی۔ "اگر حضرت مرزا صاحب یہاں تشریف لائیں۔ تو میری بڑی خوش قسمتی ہوگی . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . چنانچہ جب حضور مکان پر تشریف لے گئے۔ تو جناب سیٹھ صاحب اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد نے نہایت عزت و احترام کے ساتھ استقبال کیا۔ اور ایک بڑے آراستہ کمرہ میں جو مکان کے دوسرے کونے میں واقعہ تھا حضور کو بٹھایا۔ اور حضور کی خدمت میں پھل پیش کئے اور اپنے خاندان کے افراد کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضور اس مقدس کمرہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس روز قیام کر کے خاص عبادت میں وقت گذارا تھا اور قبلہ رُخ دو زانو بیٹھ کر تسبیح و تحمید کرنے لگے۔ اس کمرہ میں اس وقت کے لئے فرش اپنا کیا گیا تھا۔

دعا میں شریک ہونے والے اصحاب

چونکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے مجوزہ فہرست میں درج شدہ سب اصحاب کو نہ بلایا جا سکتا تھا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ حسب ذیل اصحاب اس کمرہ میں تشریف لے گئے جنہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک ایک کر کے انتظام کے ساتھ اندر بھجوایا۔

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (۲) حضرت مرزا شریف احمد صاحب (۳) حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (۴) صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (۵) صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب (۶) صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب (۷) صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب (۸) صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (۹) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (۱۰) صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب (۱۱) صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب (۱۲) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (۱۳) خان محمد عبد اللہ خاں صاحب (۱۴) خان مسعود احمد خاں صاحب (۱۵) خان عباس احمد خانصاحب (۱۶) حضرت مولوی شیر علی صاحب (۱۷) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب (۱۸) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (۱۹) حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیان (۲۰) حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (۲۱) جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۲۲) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد (۲۳) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ (۲۴) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (۲۵) جناب مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم اے (۲۶) جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے (۲۷) جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب (۲۸) جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب (۲۹) جناب ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب قادیان (۳۰) جناب میاں فیروز الدین صاحب سیالکوٹ (۳۱) جناب حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک (۳۲) جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی (۳۳) جناب منشی محمد دین صاحب کھاریاں (۳۴) جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی معیت میں ۳۵ اصحاب نے اس کمرہ میں دعا کی۔

محض ترقی اسلام کیلئے دعا

جب کمرہ بالکل بھر گیا۔ اور کسی اور کے داخل ہونے کی کوئی گنجائش نہ رہی۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا شروع فرمائی۔ مگر اس سے قبل ارشاد فرمایا۔ کہ اس موقع پر کسی ذاتی غرض کے لئے دعا نہ کی جائے۔ بلکہ صرف اسلام کی ترقی و شوکت کے لئے دعا کی جائے اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ جس میں وہ تمام احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ جو مکان کے نیچے گلی اور میدان میں کھڑے تھے دعا نہایت گریہ وزاری کے ساتھ قریباً دس منٹ ہوئی۔

واپسی

اس کے بعد حضور نیچے تشریف لے آئے اور اسی وقت موٹر میں سوار ہو کر لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

شکریہ

اس موقع پر ہوشیار پور کے اعلیٰ حکام نے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی جس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں خصوصاً خان بہادر چودھری غلام مصطفٰے صاحب ڈپٹی کمشنر۔ خانصاحب راجہ عنایت اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور جناب محمود الحسن صاحب اگز کٹو افسر کا۔ کہ انہوں نے جلسہ کے انتظام میں بہت مدد دی۔ اور جلسہ میں بھی تشریف لائے۔ اور سیٹھ صاحب موصوف کے علاوہ اور جن ہندو صاحبان و دیگر حضرات کا رویہ ہمدردانہ تھا۔ ہم اُن کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ احمدی احباب کے علاوہ جلسہ میں مسلمانوں اور ہندوؤں کی بھی کافی تعداد تھی جنہوں نے شروع سے لے کر اخیر تک نہایت سکون اور توجہ کے ساتھ تقریر سنیں اور بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ ہم اُن کے بھی شکر گذار ہیں۔

خاص سامان

جلسہ سے چند ہی روز قبل سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہو گئی تھی۔ اتنی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ ہوشیار پور کے متعلق ضروری ہدایات بذریعہ اعلان دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں ام طاہر احمد کی بیماری کی وجہ سے خود شامل ہو سکوں گا یا نہیں۔ مگر ممکن ہؤا۔ تو شامل ہوں گا۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کو افاقہ دے کر جلسہ میں حضور کی شمولیت کو ممکن بنا دیا۔ اور حضور نے اس مقام کی نسبت سے وہ تقریر فرمائی۔ جو احمدیت کی شان و شکوہ اور عظمت و دولت کے باب کی تمہید تھی۔

جلسہ سے قبل ۱۸-۱۹ فروری کو خوب زور کی بارش ہوئی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ۲۰ فروری کو مطلع بالکل صاف کر دیا۔ اور خوب دھوپ نکلی۔ جس سے جلسہ منعقد کرنے میں بہت آسانی اور سہولت ہوئی۔ جلسہ سے دوسرے ہی دن یعنی ۲۱ فروری کو پھر مطلع ابر آلود ہو گیا۔ کسی قدر مینہ بھی برسا۔ اور آج ۲۲ فروری کو تو کافی بارش ہو رہی ہے۔ پھر حسنِ اتفاق سے ۲۰ فروری کو اتوار کا دن تھا۔ اس وجہ سے ایک طرف تو کئی احمدی سرکاری ملازم اس مقدس جلسہ میں شریک ہو سکے۔ اور دوسری طرف کنک منڈی کا وسیع میدان بھی جلسہ کیلئے خالی مل گیا۔ جہاں دوسرے ایام میں بہت بھیڑ بھاڑ رہتی ہے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے خاص سامان کئے۔ اور ظاہر فرما دیا۔ کہ یہ اجتماع اس کے خاص منشاء کے ماتحت ہؤا۔ اور اس پر اُس نے برکات نازل فرمائے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

کمشنر صاحب بہادر لاہور ڈویژن کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۲۲ فروری۔ آج کمشنر صاحب لاہور ڈویژن مسٹر سی کنگ و مسز کنگ ڈیڑھ بجے دوپہر کی گاڑی سے قادیان دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اور شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔ اس مختصر عرصہ میں آپ نے جماعت احمدیہ کے بعض مرکزی دفاتر احمدیہ سکول۔ مسجد اقصیٰ۔ ہائی سکول کو دیکھا۔ نیز بعض ان فیکٹریوں کا ملاحظہ کیا جو فوجی سامان تیار کرتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے۔ مرکزی لائبریری میں بھی آپ تشریف لے گئے۔ اور مختلف زبانوں کی نایاب کتابوں کے متعلق دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ آپ مختلف زبانیں جانتے ہیں۔ اور اعلیٰ علمی مذاق رکھتے ہیں۔ تشریف آوری کے وقت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بٹالہ پہنچ کر آپ کا استقبال کیا۔ اور پھر قادیان سٹیشن پر اہالیان قادیان کے مختلف طبقوں کے نمائندے موجود تھے۔ سوک گارڈ اور پولیس کی نفری بھی موجود تھی۔ جناب ناظر صاحب امور عامہ نے مسٹر اور مسز کنگ کے گلے میں ہار ڈالے۔ اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔ جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔ چوہدری نذیر احمد صاحب تحصیلدار بٹالہ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے احمدیہ لٹریچر ہدیۃً پیش کیا گیا۔ مسز کنگ اس لحاظ سے کافی شہرت رکھتی ہیں۔ کہ انہوں نے دوران جنگ میں بہت مفید خدمات سرانجام دی ہیں کو یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ کہ اب ان کے مدنظر [illegible] بڑا کام یہ ہے کہ فوجیوں کے خاندانوں کے آرام [illegible] آسائش کا خیال رکھیں خصوصاً ان کے بچوں کی [illegible] و تربیت کا انتظام کریں۔

ہندوستانی بحری بیڑے میں داخل ہوکر اپنے مستقبل کو محفوظ اور روشن بنائیے معقول تنخواہ کے علاوہ سمندری فوج کے سب ملازموں کو مفت لباس لذیذ و صحت بخش غذا اور بہترین طبی امداد دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں انہیں دوسری بہت سی رعائتیں اور سہولتیں بھی میسر ہوتی ہیں۔

سمندری فوج میں آپ کی امنگیں اور حوصلے پورے ہوسکتے ہیں۔ آپکی زندگی نہایت پُرلطف گذرے گی۔ آپ معقول ملازمت حاصل کر کے دنیا کی سیر و سیاحت کرینگے اور ہمت و بہادری کے کارنامے انجام دے سکیں گے۔ ہندوستانی بحری بیڑے میں سیمین یا اسٹوکر بن کر کامیاب زندگی بسر کیجئے۔

سیمین یا اسٹوکر کی حیثیت سے داخل ہوجائیے

داخلے کی شرائط:۔ امیدواروں کے لئے انگریزی یا اردو لکھنا پڑھنا جاننا ضروری ہے۔ انہیں اتنا حساب آنا چاہیئے کہ فیصدی اوسط اور رقبہ نکالنے کے معمولی سوالات حل کرسکیں۔

جسمانی صحت تندرستی اور قد و قامت وغیرہ کا حسب معیار ہونا لازمی ہے۔ عمر ۱۷ سال سے ۲۴ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

سیمین:۔ ہندوستانی بحری بیڑے میں سمندری لڑائی کے فرائض سیمین کے سپرد ہوتے ہیں منجملہ دوسرے اہم فرائض کے سیمین جہاز چلانے کشتی رانی (بذریعہ چپو۔ بادبان یا موٹر) تارپیڈو کے ساز و سامان کے استعمال اور گولہ اندازی میں تربیت یافتہ ہونے چاہئیں۔

اسٹوکر:۔ ان کے فرائض میں جہاز کے انجن اور بائیلر کی دیکھ بھال شامل ہے۔

اسٹوکر کا کام نہایت دلچسپ ہوتا ہے اور صرف اُن ہی لوگوں کو رکھا جاتا ہے جو کوئلے یا تیل سے چلنے والے بائیلر پمپ موٹر بوٹ وغیرہ جیسی مشنری کے چلانے اور درست رکھنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔

تنخواہ:۔ بھرتی ہونے پر سیمین اور اسٹوکروں کی تنخواہ ۴۰/- روپیہ ماہوار سے شروع ہوتی ہے۔ اس بنیادی تنخواہ کے علاوہ سب ملازمین کو مختلف بھتے بھی دیے جاتے ہیں جن سے ان کی تنخواہ میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔

فرض شناسی۔ محنت اور قابلیت سے کام کرنے والوں کو بڑے عہدے پر ترقی دی جاتی ہے جس کے ساتھ ساتھ ان کی تنخواہ بھی بڑھتی جاتی ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے اپنے
قریب ترین ریکروٹنگ آفس میں
مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست بھیجئے

حکیم قیس مینائی صاحب کے تین عجائبات

طبی دال:۔ وحشت۔ ضعف قلب۔ ضعف اعصاب۔ ذکاوت حس۔ عصبی بھڑک۔ مراق مالیخولیا۔ مردوں اور عورتوں کا ہسٹیریا۔ اختناق الرحم وغیرہ امراض میں ایک عجیب الاثر دوا ہے۔ چالیس یوم کے لئے پانچ روپیہ۔

طبی چاول:۔ جتنے چاول کھائے اتنے ہی دست آئینگے۔ کم نہ زیادہ۔ منقی معدہ ہونیکے علاوہ مصفی خون بھی ہے چالیس خوراک ۲ روپے آٹھ آنہ

طبی نخود:۔ ہر قسم کے بخاروں کیلئے بالخصوص ملیریا کیلئے کونین سے بڑھ کر زود اثر اور کونین کے بد اثرات سے مبرا۔ چالیس خوراک ۲ روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:۔

قاضی عبدالوحید منیجر دواخانہ دارالشفاء قادیان

سرمہ زعفرانی

آنکھوں کی تمام امراض خصوصاً ککروں کیلئے لاثانی ایجاد ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے اسکے چند دن کے استعمال سے کافور ہوجاتے ہیں۔ نظر کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ دو روپے

منہ میں زہر

اگر آپ کے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے۔ کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کیلئے بیحد مفید ہے قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ

عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی ۳/- درمیانی شیشی ۱/۸ چھوٹی شیشی ۱۰/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۴ فروری۔ کل رات لنڈن میں ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے لنڈن۔ مشرقی انگلستان کے کچھ حصوں اور جنوب مشرقی انگلستان پر سرگرمی کا اظہار کیا۔ لنڈن پر یہ متواتر رات کو تیسرا حملہ ہے۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ کی انڈسٹری کمیٹی کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کپڑے کی قیمتوں میں ۹ فیصدی کی تخفیف کی جائے۔ یہ کمی یکم مارچ سے کی جائے گی۔ دھاگے کی قیمتوں میں بھی تخفیف کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ آرین کانگرس کا اجلاس ختم ہو گیا۔ ایک ریزولیوشن میں پاکستان کی مذمت کرتے ہوئے ہندوستان کی تقسیم کی مخالفت کی گئی۔ ستیارتھ پرکاش کے تحفظ کے لئے دو لاکھ روپیہ کا فنڈ اکٹھا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ نقدی اور وعدوں کی صورت میں وہاں ریزولیوشن کے پاس ہوتے ہی موقعہ پر اکٹھا ہو گیا۔ آریہ ویر دل بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

واشنگٹن ۲۳ فروری۔ ڈیموکریٹک پارٹی نے نئے ٹیکس بل کے متعلق پریذیڈنٹ روزویلٹ کے رویہ کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ اور وہ ری پبلکن ممبروں کے ساتھ مل کر روزویلٹ کی مخالفت کے باوجود اسے قانون بنا دیں گے۔

بمبئی ۲۴ فروری۔ پچھلے ہفتہ کے دوران میں صرف بمبئی میں ریزرو بنک آف انڈیا نے آٹھ یا نو لاکھ تولے سونا فروخت کیا ہے۔ اس سے پہلے ہفتہ میں چھ لاکھ تولے سونا فروخت کیا گیا تھا معلوم ہوا ہے۔ کہ اسی طرح مصر میں بھی سونا فروخت کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے مصری روئی کے نرخ بہت حد تک گر گئے ہیں۔

پونا ۲۴ فروری۔ کل ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ پر کستوربا گاندھی کا داہ کرم سنسکار آغا خان محل کے احاطہ میں اس جگہ کے قریب کیا گیا۔ جہاں مہادیو ڈیسائی کا کیا گیا تھا۔ ارتھی پھولوں سے سجائی گئی۔ اور اسے گاندھی جی کے بیٹے اور رشتہ دار اٹھا کر عمارتوں سے ایک سو گز دور لے گئے۔ جب لاش کو چتا پر رکھا گیا۔ تو گاندھی جی اپنی شال سے اپنے آنسو پونچھتے دیکھے گئے۔ اس موقع پر قرآن۔ گیتا اور بائیبل کے کچھ حصے پڑھے گئے۔ چتا پر صندل کی لکڑیاں چنی گئیں اور گھی ڈالا گیا۔ اس کے بعد دیو داس گاندھی نے ہاتھ میں آگ لئے چتا کے گرد تین چکر لگائے۔ اور گوبند۔ گوبند۔ گوبند کہتے ہوئے چتا کو آگ لگا دی۔

الجیرس ۲۴ فروری۔ انزیو کے محاذ پر اب پہلی پوزیشن پھر اتحادیوں کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ اور وہ جرمنوں پر شدید ضربات لگا رہے ہیں۔ جنرل کیسلرنگ ۴۸ گھنٹے تک حملہ کرتا رہا۔ اس کے بعد جب اتحادی فوجوں نے جوابی حملہ شروع کیا۔ تو جرمن فوجوں کو ایک ہزار گز پیچھے دھکیل دیا گیا۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مجھے پولش قوم سے گہری ہمدردی ہے۔ مگر مجھے روسی نقطۂ نظر سے بھی ہمدردی ہے۔ روس کو حق ہے کہ مغرب کے مستقبل کے حملوں کے خلاف گارنٹی حاصل کرے۔ اور ہم یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اسے یہ گارنٹی اپنے ہتھیاروں کے بل بوتے پر نہیں۔ بلکہ اتحادی اقوام کی رضامندی سے حاصل ہو۔

لاہور ۲۳ فروری۔ اس وقت اناج کے نرخوں کے سلسلہ میں پنجاب گورنمنٹ اور مرکزی گورنمنٹ کے درمیان ایک عجیب قسم کی رسہ کشی شروع ہے۔ مرکزی گورنمنٹ کی کوشش ہے کہ نرخوں کا اعلان ہونے سے پیشتر ہی پنجاب کی منڈیوں میں گندم کے نرخ گر جائیں۔ لیکن پنجاب کے وزیر ایسے ہر اقدام کا ردّ عمل پیش کر دیتے ہیں۔ چنانچہ چند دنوں سے پنجاب کی مارکیٹ کی پوزیشن غیر یقینی سی ہو گئی ہے تازہ ترین چیز یہ ہے کہ آسٹریلیا سے گندم ہندوستان پہنچ گئی ہے اور قریباً سوا سات روپے نرخ پر ہندوستان میں مہیا کی جا رہی ہے۔ محکمہ خوراک کے ذمہ دار افسر نے کہا کہ پنجاب میں اناج کا سٹاک کافی ہے۔ یہاں آسٹریلیا کے اناج کو گھسنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ سرکاری طور پر پنجاب کی منڈیوں میں سوا نو روپے من سے کم نرخ ہرگز مقرر نہیں ہوگا۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں محاذ برما کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے جنگی سیکرٹری نے بتایا کہ اب کہہ سکتے ہیں کہ اراکان میں ہمارا پلّہ یقینی طور پر بھاری ہے۔ جاپانیوں کی بجائے پہل ہمارے ہاتھ میں ہے۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے مورچہ پر دشمن سے بڑے زور کی جھڑپیں ہوئیں۔ البتہ بڑے مورچہ پر لڑائی ٹھنڈی رہی۔ آٹھویں فوج کے گشتی دستے بھی دشمن سے مصروف جنگ رہے۔ اور اسے نقصان پہنچایا۔ اتحادی طیاروں نے ماریانا سے نوے میل کے فاصلہ پر پرزوں کو جوڑ کر طیارے تیار کرنے کے ایک کارخانہ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ موسم کی خرابی کیوجہ سے ہوائی کارروائیوں میں روک واقع رہی۔ بحیرہ روم کے ہوائی بیڑے کے طیاروں نے دشمن پر حملوں کے لئے آٹھ سو پچاس بار پرواز کی۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ روسی فوجیں کینوٹ کی بیرونی بستیوں میں دشمن سے لڑ رہی ہیں۔ اور بہت سے سامان پر قابض ہو چکی ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ فروری۔ ٹوکیو سے ۱۳۰۰ میل جنوب کی طرف ماریانا کے مجمع الجزائر کے دو جزیروں پر امریکن طیاروں نے طیارہ بردار جہازوں سے اڑ کر حملہ کیا۔ جزائر مارشل کے شمال مشرق میں ایک جزیرہ پر پوری طرح قبضہ ہو چکا ہے۔

دہلی ۲۴ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ریلوے کے کرایہ میں ۲۵ فیصدی اضافہ کے خلاف تحریک ۴۲ کے مقابلہ میں ۵۱ آراء سے منظور ہو گئی۔

ماسکو ۲۴ فروری۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ روسی فوجیں کریوی روگ پر قابض ہو گئی ہیں۔